لڑکی کا نام اِشمل رکھنا

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3409

تاریخ اجراء: 28جمادی الاخریٰ1446ھ/31دسمبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

لڑکی کا نام اِشمَل بی بی اسلامی لحاظ سے کیسا ہے نیز اسکے معنی کیا ہیں اور کیا یہ نام رکھنا درست ہے ؟ اس نام کے شخصیت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں ؟ اس نام کی تفصیلات درکار ہیں۔ براہِ کرم مجھے اس کا جواب لازمی اور جلد دیجیے گا مجھے بہت ضرورت ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اِشمَل "شَمِل سے فعل امر کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے: "تو شامل ہو، تو عام ہو"۔ اور یہ مذکر کا صیغہ ہے لہذا یہ بچی کا نام نہیں رکھنا چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ اللہ پاک کے نیک بندوں اور بندیوں کے نام پر بچے اور بچی کا نام رکھا جائے کہ حدیث پاک میں اس کی ترغیب بھی ہے اور اس سے امید ہے کہ ان نیک بندوں کی برکتیں بچوں کے شامل حال ہوں گی ، ان شاءاللہ عزوجل۔

المنجد میں ہے "شمَل و شمِل شملا، و شَمَلا و شمولا: عام ہونا، شامل ہونا۔" (المنجد، ص447، مطبوعہ لاہور)

حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تسموا بخیارکم" یعنی اپنے اچھوں کے نام پر نام رکھو۔ (مسند الفردوس للدیلمی، جلد02، صفحہ58، مطبوعہ بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ و تابعین و بزرگان دِین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے، امید ہے کہ ان کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔" (بہار شریعت، جلد03، صفحہ356، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net